سلسلہ مطبوعات ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری۔۲۱

ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری

DR. JAMEEL JALIBI RESEARCH LIBRARY
ESTABLISHED IN 2016
KARACHI UNIVERSITY
Excellence Through Wisdom

ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری جامعہ کراچی

۲۰۲۳ء

اندراج نامے

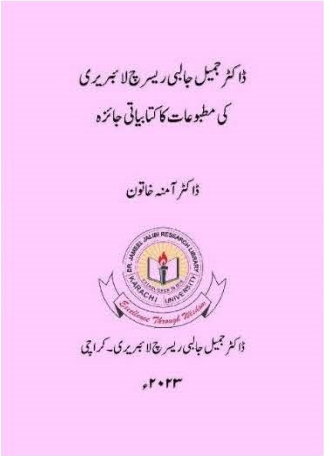
ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری
کی مطبوعات کا کتابیاتی جائزہ
ڈاکٹر آمنہ خاتون
DR. JAMEEL JALIBI RESEARCH LIBRARY
KARACHI UNIVERSITY
Excellence Through Wisdom
ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری۔ کراچی
۲۰۲۳ء

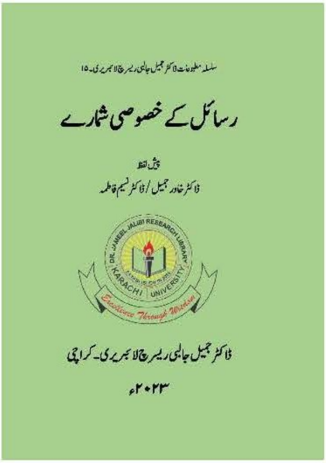
سلسلہ مطبوعات ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری۔ ۱۵
رسائل کے خصوصی شمارے
پیش لفظ
ڈاکٹر خاور جمیل / ڈاکٹر نسیم فاطمہ
DR. JAMEEL JALIBI RESEARCH LIBRARY
KARACHI UNIVERSITY
Excellence Through Wisdom
ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری۔ کراچی
۲۰۲۳ء

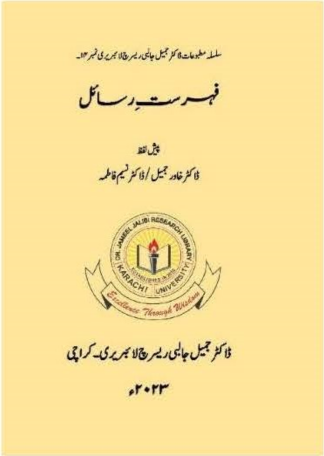
سلسلہ مطبوعات ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری نمبر ۱۴۔
فہرستِ رسائل
پیش لفظ
ڈاکٹر خاور جمیل / ڈاکٹر نسیم فاطمہ
DR. JAMEEL JALIBI RESEARCH LIBRARY
KARACHI UNIVERSITY
Excellence Through Wisdom
ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری۔ کراچی
۲۰۲۳ء

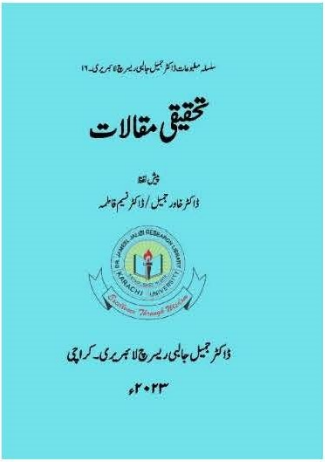
سلسلہ مطبوعات ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری۔ ۱۶
تحقیقی مقالات
پیش لفظ
ڈاکٹر خاور جمیل / ڈاکٹر نسیم فاطمہ
KARACHI UNIVERSITY
ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری۔ کراچی
۲۰۲۳ء

سلسلہ مطبوعات ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری۔۲۱

ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری

پیش لفظ

ڈاکٹر خاور جمیل

تدوین

ڈاکٹر نسیم فاطمہ

ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری جامعہ کراچی

۲۰۲۳ء

جملہ حقوق بحقِ لائبریری محفوظ

تدوین	:	ڈاکٹر نسیم فاطمہ
عنوان	:	ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری کراچی
اشاعت	:	اول ۲۰۲۳ء
صفحات	:	۳۸
زبان	:	اردو
موضوع	:	خصوصی کتب خانہ۔ جمیل جالبی
ناشر	:	ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری۔ جامعہ کراچی۔

بازیافت

ڈاکٹر جمیل جالبی ان کے خانوادہ، رفقا، اور شاگردوں میں جو قدرِ مشترک ہے وہ کتاب سے محبت اور کتب خانوں کا احترام ہے یہ خاصیت یکجائی کی بنیاد بنی اور لائبریری کے قیام سے تکمیل کی موجودہ منزل تک کا سفر ایک خوشگوار سفر رہا۔ پیشِ نظر ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری کا تعارف ہے جو جمیل جالبی فاؤنڈیشن کے منصوبوں میں سے ایک ہے میری خواہش پر یہ تحقیق نما تحریر نہایت سادہ و سلیس زبان میں متنوع لیکن اہم معلومات فراہم کرتی ہے۔ محققین کو کتب خانہ کی طرف راغب کرتی ہے پر سکون ماحول میں لسان و ادب، پاکستانی تہذیب و ثقافت تعلیم، فنونِ لطیفہ، معاشرتی و سائنسی علوم اور عالمی ادب پر یہاں علم حاصل کیا جا سکتا ہے۔ علم و ادب، آسائشات، برقی آلات کی فراہمی میں جہاں میری جدوجہد کامیاب رہی وہیں درجہ بندی، ترتیب، منصوبہ بندی اور انتظام میں دیگر رفقاء کے ساتھ ڈاکٹر نسیم فاطمہ نے ستائش کی تمنا اور صلہ کی پرواکیے بغیر اپنے زندگی بھر کے تجربہ کو کام میں لاتے ہوئے نہایت کم وقت میں لائبریری کو محققین کے لیے تیار کر دیا۔ اردو ادب اور کتاب و کتب خانہ سے ان کا اخلاص لائقِ تحسین بھی ہے اور لائقِ تقلید بھی۔

ڈاکٹر خاور جمیل

حروفِ سپاس

ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری کے بانی ڈاکٹر جمیل جالبی تھے جنہوں نے ۱۴ اگست ۲۰۱۶ کو سنگِ بنیاد رکھا لیکن لائبریری کی منصوبہ بندی، تعمیر، ترتیب، آرائش و زیبائش، خدمات کی بجا آوری عملہ اور تکنیکی سہولیات کی فراہمی کے لیے جو جہاد ہوا اس کا سہرا ڈاکٹر خاور جمیل کے سر ہے۔ ان کی مساعی جلیلہ کے بغیر اس لائبریری کے خطی، مطبوعاتی، معلوماتی، حوالہ جاتی اور برقی ذخائر کا حصول، ترتیب اور تنظیم ممکن نہیں تھی۔ مختلف شعبہ جات میں ڈاکٹر جمیل جالبی ایوارڈ کا بندوبست کیا۔ پنجاب یونیورسٹی میں مسندِ ڈاکٹر جمیل جالبی قائم کی۔ ڈاکٹر جمیل جالبی کانفرنس منعقد کی۔ بیگم نسیم شاہین ہال میں کتابی تقریبات کا انعقاد ممکن بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں صحت کے ساتھ عمرِ طویل عطا فرمائے اور کتب خانہ کو محققین کے لیے علم کے حصول اور ترویج کا ذریعہ بنائے آمین۔

ڈاکٹر نسیم فاطمہ

فہرستِ عنوانات

سلسلہ	عنوان	صفحہ	سلسلہ	عنوان	صفحہ
۱۔	قیام	۱	۱۶۔	سرسید احمد خاں	۱۷
۲۔	عمارت	۱	۱۷۔	اقبالیات	۱۸
۳۔	بیگم نسیم شاہین ہال	۱	۱۸۔	مخطوطات	۲۳
۴۔	مقاصد	۴	۱۹۔	خطوط	۲۵
۵۔	مجلس مشاورت	۵	۲۰۔	دستخط شدہ کتب	۲۶
۶۔	عملہ	۶	۲۱۔	روزنامچے	۲۸
۷۔	اوقاتِ کار	۶	۲۲۔	تصویری البم	۲۸
۸۔	سہولیات	۷	۲۳۔	سمعی وبصری معاونین	۲۹
۹۔	علمی وادبی ذخائر	۷	۲۴۔	اعزازات	۲۹
۱۰۔	ذخیرۂ کتب	۸	۲۵۔	مسودات	۳۰
۱۱۔	ذخیرۂ رسائل	۹	۲۶۔	خدمات	۳۲
۱۲۔	اخباری تراشے	۱۰	۲۷۔	توسیعی خدمات	۳۴
۱۳۔	تحقیقی مقالات	۱۲	۲۸۔	مطبوعات	۳۵
۱۴۔	نادر کتب	۱۳	۲۹۔	تجاویز	۳۷
۱۵۔	غالبیات	۱۵			

ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری۔ کراچی

قیام: ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان وجود میں آیا۔ اس کتب خانہ کی تشکیل جدید ڈاکٹر جمیل جالبی کے ہاتھوں سنگ بنیاد کی تنصیب مورخہ ۱۴، اگست ۲۰۱۶ء کو جامعہ کراچی میں ہوئی۔ جمیل جالبی فاؤنڈیشن کا یہ ایک منصوبہ ہے جو تیزی سے ترقی کی جانب گامزن ہے۔ اس فاؤنڈیشن کے روح رواں ڈاکٹر خاور جمیل اور خانوادہ جمیل جالبی ہے۔

عمارت: سفید رنگ کی یہ خوبصورت عمارت جامعہ کراچی کے مرکزی کتب خانے "ڈاکٹر محمود حسین لائبریری" کے پہلو میں واقع ہے۔ اس عمارت کی تعمیر کرتے ہوئے یہ خاص خیال رکھا گیا ہے کہ اس کی مماثلت مرکزی لائبریری سے بھی رہے اور جدید فن تعمیر کا نمونہ بھی ہو۔ اس عمارت کے مکمل ہونے میں تین سال لگے اور تعمیر کے فن کا یہ ایک مثالی نمونہ ہے۔

بیگم نسیم شاہین ہال: فرشی منزل پر بیگم نسیم شاہین ہال ڈاکٹر جمیل جالبی کی بیگم کے نام پر ہے۔ اس میں ان کی ایک نادر تصویر آویزاں ہے۔ اس ہال میں ۱۰۰ نشستیں ہیں۔ اسٹیج پر گنجائش اس کے علاوہ ہے یہ کھلی ہوئی روشن جگہ ہے

جہاں ایک طرف فاؤنڈیشن کے صدر کا دفتر اور ان کے معاون کا کمرہ ہے۔ ہال کی دوسری جانب طہارتِ خانے اور ایک مختصر سا باورچی خانہ ہے۔ جہاں مہمانوں کی خاطر تواضع کا سامان کیا جاتا ہے۔ اس ہال میں جدید تکنیکی آلات موجود ہیں۔ اب تک یہاں کئی کامیاب پروگرام منعقد کئے جا چکے ہیں۔ ہال کے ساتھ ایک مختصر سا باغیچہ ہے جو خوشنما پودوں سے مرصع ہے۔

گیٹ سے داخل ہوں تو ایک ڈھلوانی راستہ ہے جس کے اطراف سیڑھیاں بھی بنی ہوئی ہیں۔ دائیں جانب تقاریب کی نگراں کا کمرہ ہے بائیں جانب کمیٹی روم ہے جہاں ملاقاتیں ہوتی ہیں اور اجلاس منعقد کئے جاتے ہیں۔ یہاں ۱۲۔ افراد کی نشستیں ہیں۔ ساتھ ہی مہمانوں اور عملہ کے لئے طہارت خانہ ہے۔ گیٹ کے سامنے سر سبز پودوں کی پشت پر کتب خانے کا نام لکھا ہوا ہے اور ایک چبوترا ہے جس پر خاص مواقع پر جھنڈا لہرایا جاتا ہے۔

ڈھلوان راستہ سے گزر کر پہلی منزل پر پہنچتے ہیں۔ یہاں سب سے پہلے نظر ڈاکٹر جمیل جالبی کی آویزاں تصویر پر پڑتی ہے جسے ایک نوجوان مصور شمیم باذل نے بڑی محنت اور توجہ سے بنایا ہے۔ اس کے نیچے نہایت عمدہ محققین کے سامان رکھنے کے خانے بنے ہوئے ہیں۔ داخل ہوتے ہی سامنے استقبالیہ کی میز

ہے۔ یہ عام مطالعہ گاہ ہے جہاں مختصر میزیں اور کرسیاں نصب ہیں۔ شیشے کی کھڑکیوں پر خوبصورت پردے (بلائنڈز) پڑے ہوئے ہیں۔ سامنے لفٹ کا دروازہ ہے جو دوسری منزل تک جاتا ہے۔

اس ہال سے چند سیڑھیاں اتریں تو ایک فرشی ہال میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ مطبوعہ کتب کی رسد گاہ ہے شاندار اور قد آور الماریوں میں ڈاکٹر جمیل جالبی کا علمی ورثہ مختلف موضوعات کے تحت مرتب ہے۔ عقبی دروازہ کے ساتھ اسٹور ہے۔ فرشی منزل سے چند سیڑھیاں چڑھ کر دوچھتی پر بنا ہوا ایک کمرہ ہے جہاں خاص محققین کے مطالعہ کے لئے نشستیں دستیاب ہیں۔

دوسری منزل تک جانے کے لئے زینے بھی ہیں اور لفٹ بھی لفٹ کے ذریعہ ایک ہال میں پہنچتے ہیں جس کے دونوں سروں پر کھڑکیاں ہیں اور ہر ایک کے قریب ۸۔۸ قارئین کی میزیں ہیں۔ یہ منزل رسائل اور خصوصی مواد نیز لائبریری کی دیگر خدمات کے لیے مختص ہے۔ دائیں ہاتھ پر لفٹ کے ساتھ لائبریرین کا کمرہ ہے۔ اس سے متصل ایک مختصر باورچی خانہ اور طہارت خانے ہیں۔ لائبریرین کے کمرہ میں ایئر کنڈیشنز موجود ہے۔ اس منزل پر دائیں طرف گلیارے میں چھوٹے شیشہ کے کمرے ہیں۔ پہلا کمرہ

لائبریری کے منتظم کا ہے دوسرا اسسٹنٹ لائبریریز کے استعمال میں ہے ان دونوں کے مقابل تکنیکی و اطلاعاتی (آئی۔ ٹی) کمرہ ہے یہاں لائبریری میں لگے ہوئے تمام کیمروں کے ذریعہ آمدورفت پر نظر رکھی جاتی ہے۔ یہاں کمپیوٹرز، پرنٹرز اور اسکینرز بھی موجود ہیں۔ اسی گلیارے میں آگے جائیں تو مخطوطات و دستاویزات اور اعزازات کے کمرے ہیں۔ اس منزل پر قدیم و نادر کتب، رسائل و جرائد، دستخط شدہ کتب کے شعبہ ہیں۔ یہاں گوشہ جمیل جالبی ہے جس میں ڈاکٹر جمیل جالبی کی تصانیف کے قدیم و جدید ایڈیشن ہیں۔ اخباری تراشوں کی فائلیں ہیں اور گوشہ خاور جمیل ہے۔ عمارت مختصر مگر خوبصورت ہے۔

مقاصد: لائبریری کے درج ذیل مقاصد ہیں۔

- ڈاکٹر جمیل جالبی کی تحریروں کی حفاظت، ترتیب اور معلومات کی ترسیل کرنا۔
- ڈاکٹر جمیل جالبی کے علمی ورثہ تک محققین کی رسائی کو ممکن بنانا۔
- ڈاکٹر جمیل جالبی کے بارے میں لوازمہ کا حصول، تنظیم، اور محققین کو بہم پہنچانا۔
- اردو لسان و ادب پر خصوصاً اور دیگر موضوعات پر معلومات فراہم کرنا۔

- اندرون کتب خانہ مطالعہ کی سہولت فراہم کرنا۔
- محققین کو مطلوبہ سہولتیں فراہم کرنا۔
- دیگر ممالک اور تحقیقی اداروں سے ڈاکٹر جمیل جالبی کے بارے میں تحقیقی مواد حاصل کرنا۔
- مخطوطات، اہم دستاویزات و مسودات کو محفوظ و مرتب کرنا۔
- کتابی و کتب خانوی تقاریب کے انعقاد میں مدد دینا۔

مجلس مشاورت: لائبریری کے انتظام و انصرام کے لئے ایک مجلس مشاورت قائم کی گئی ہے جس میں مختلف مضامین کے ماہرین شامل ہیں صدر فاؤنڈیشن ہوتے ہیں باقی سب مشیر ہیں۔ ان مین ادب کے دو نمائندے، ادبی و علمی معاملات پر رائے دیتے ہیں اقتصادی امور پر دو نمائندے بجٹ اور دیگر اخراجات پر مشیر ہوتے ہیں انتظامی معاملات کی دیکھ بھال بھی دو مشیروں کے ذمہ ہے شعبہ تعلیم کے مشیر علمی معاملات پر مشورے دیتے ہیں دو مشیر لائبریری معاملات پر ماہرانہ و پیشہ ورانہ امور پر نظر رکھتے ہیں۔ مختلف امور پر ماہرین کا یہ مجموعہ کل معاملات پر بحث کے بعد منظوری دیتا ہے مجموعی طور پر انتظامیہ میں نگران اعلیٰ، منتظم اور دیگر عملہ شامل ہے۔ لائبریری کی ذیلی

کمیٹی لائبریری امور کا جائزہ لے کر تجاویز کی روشنی میں منظوری دیتی ہے۔ تقریبات کی تجاویز تقاریب کے نگراں کی ذمہ داری ہے جسے مجلس مشاورت منظور کرتی ہے۔ یوں لائبریری کے انتظامی، مطبوعاتی و تقریباتی امور ایک تسلسل اور ترتیب کے ساتھ انجام پاتے ہیں ہر ماہ کے آخری ہفتہ میں صدر یہ اجلاس طلب فرماتے ہیں اور فیصلے صادر فرماتے ہیں۔

لائبریری عملہ: لائبریری عملہ کی تعداد محدود ہے۔ ایک لائبریرین، ۲ اسسٹنٹ لائبریرین (ایک عموی اور ایک خصوصی) ایک حوالہ جاتی اسسٹنٹ اور دو ڈیٹا انٹری کرنے والے افراد موجود ہیں۔ شعبہ مخطوطات کے نگراں جزوقتی ہیں۔ ایک جلد ساز کی خدمات جزوقتی حاصل کی گئی ہیں۔ کتابوں کے دو ترتیب کار ہیں جو پیشہ ور نہیں ہیں لیکن الماریوں پر کتابوں ورسائل کی ترتیب کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ ایک خدمتگار، دو فراش اور مالی وچوکیدار ہیں۔

لائبریری کے اوقات کار: لائبریری کے اوقات عام دنوں میں ۹۔۵ تک ہیں ہفتہ و اتوار تعطیل ہوتی ہے۔ لائبریری چونکہ محققین کے لئے خاص ہے اس لئے لائبریری میں ہر شخص کو رکنیت فارم دیا جاتا ہے جس پر محقق اور تحقیق کی نوعیت متعلقہ شعبہ سے تصدیق شدہ ہوتی ہے۔ اس کے بعد

لائبریری کارڈ ایک سال کے لئے جاری کر دیا جاتا ہے چونکہ یہ ریسرچ لائبریری ہے اس لئے حوالہ جاتی مواد جاری نہیں کیا جاتا البتہ مختلف مفید مطلب مواد نقل کی صورت مہیا کر دیا جاتا ہے۔ اس کا فیصلہ لائبریری کمیٹی کرتی ہے۔ رکنیت سازی شروع ہو چکی ہے۔

لائبریری سہولیات: لائبریری میں ہوا۔ روشنی کا معقول بندوبست ہے۔ بجلی، شمسی نظام، بجلی بنانے والی مشینیں ہیں کیمروں کا بندوبست ہے جو پوری لائبریری کی صورت حال ریکارڈ کرتے ہیں، آگ بجھانے کے آلات دستیاب ہیں عملہ کے استعمال کے لئے پوری عمارت میں طہارت خانے اور کھانے گرم کرنے کے لئے مختصر باورچی خانے ہیں لائبریری کی ایک گاڑی دفتری کاموں کے لئے موجود ہے جو لائبریری منتظم کے اختیار میں ہے۔ ٹھنڈے پانی کی مشینیں دستیاب ہیں۔ کمپیوٹر، پرنٹر اسکینر، فوٹو کاپی مشین موجود ہے۔ سماعت گاہ "نسیم شاہین ہال" میں جدید صوتی و بصری آلات کا بندوبست کیا گیا ہے۔ ہر تقریب کا حال تصویری صورت میں محفوظ کیا جاتا ہے۔

علمی و ادبی ذخائر: ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری میں علمی و ادبی ذخائر مختلف انواع کے ہیں۔ ان میں کتب، رسائل اخبارات، دستخط شدہ کتب، قدیم

و نادر کتب، مخطوطات، نوادرات، اعزازات، تصاویر، اخباری تراشے، خطوط خطبات، تحقیقی مقالات وغیرہ شامل ہیں۔

کتب بلحاظ زبان: اردو میں کتابوں کی تعداد اب تک کے اعداد و شمار کے مطابق ۳۶۸۸۱ ہے۔ انگریزی میں ۲۵۵۵ ہیں، بچوں کی کتابیں ۲۳۰ ہیں، بلوچی میں ا کتاب ہے سندھی کتب کی تعداد ۵۶ ہے۔ فارسی میں ۲۸۴ کتابیں دستیاب ہیں عربی میں ۱۳ کتب ہیں، ہندی میں ۸ کتابیں ہیں۔ کل تعداد ۳۶۸۸۱ ہوئی۔ ذخیرہ میں سب سے زیادہ کتب اردو میں اور دوسرے نمبر پر انگریزی میں ہیں۔

کتب بلحاظ موضوعات: کتابوں کی درجہ بندی ڈیوی ڈیسیمل درجہ بندی اسکیم کے ۲۳ ایڈیشن کے مطابق کی گئی ہے۔ اسکے بنیادی دس درجوں کے مطابق کتابوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

(الف) عمومی علوم: اردو ۱۰۵۶ انگریزی ۱۵۵ کل ۱۲۰۰۔

(ب) فلسفہ و متعلقات: اردو ۲۰۳ انگریزی ۷۷ کل ۲۸۰۔

(پ) مذاہب: اردو ۱۸۹۲ انگریزی ۲۹۵ کل ۱۴۶۷۔

(ت) عمرانی علوم: اردو ۴۶۵، انگریزی ۴۲۴ کل ۸۸۹۔

(ٹ) لسانیات: اردو ۷۰۸، انگریزی ۱۸۴ کل ۸۹۲۔

(ث) فطری علوم: اردو ۱۴۵، انگریزی ۳۰ کل تعداد ۱۷۵۔

(ج) اطلاقی علوم: اردو ۴۰، انگریزی ۳۹ کل تعداد ۷۹۔

(چ) فنون: اردو ۱۰۳، انگریزی ۴۴ کل ۱۴۷۔

(ح) ادبیات: اردو ۲۷۴۵۳، انگریزی ۶۶۹ کل تعداد ۲۸۱۲۲۔

(خ) جغرافیہ / تاریخ: اردو ۲۶۱۹، انگریزی ۶۴۹ کل تعداد ۳۲۶۸۔

(د) بچوں کی کتب: اردو، سندھی، انگریزی ۲۳۰۔

کتابوں کی کل تعداد ۳۶۸۸۰ ہے۔ اضافی نقول اس کے علاوہ ہیں۔

ذخیرہ رسائل، جرائد: ڈاکٹر جمیل جالبی لائبریری میں اردو، انگریزی، سندھی اور فارسی رسائل عنوانی ترتیب میں رکھے گئے ہیں۔ اردو میں رسائل بھی ہیں اور مجلات بھی، ایک بڑی تعداد ان رسائل کی الگ ذخیرہ کی گئی ہے جنہوں نے تاریخ، تنقید، اضاف شخصیات وغیرہ پر خصوصی نمبر شائع کر کے محققین کے لیے آسانیاں پیدا کیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اردو رسائل: عنوانات ۵۲ شمارے ۴۸۴۱۔

اردو رسائل خصوصی شمارے: عنوانات ۲۲۳، شمارے ۳۴۳۔

اردو رسائل مجلات: عنوانات ۴۰ شمارے ۸۳۔

انگریزی رسائل: عنوانات ۸۶ شمارے ۲۹۔

انگریزی مجلات: عنوانات ۳ شمارے ۳۔

سندھی رسائل: عنوانات ۱۹ شمارے ۲۸۔

فارسی رسائل: عنوانات ۴ شمارے ۲۷۔

اردو، انگریزی، سندھی اور فارسی میں ۴۲۷ عنوانات رسائل و مجلات کے ہیں۔ شماروں کی مجموعی تعداد ۵۶۲۲ ہوئی۔ ان میں نیادور اور ساقی دو ایسے رسائل ہیں جن کی ادارت ڈاکٹر جمیل جالبی نے کی اس کے علاوہ انگریزی میں بھی رسائل کی ایک وقیع تعداد ان کے مطالعہ میں رہی۔

اخباری تراشے: اخبار سے خبر تراش کر سادہ صفحہ پر چسپاں کر دی جاتی ہے۔ اخبار کے نام اور تاریخ کی تحقیق میں اہمیت ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک معینہ وقفے کے تراشے مرتب کر کے جلد کروائی جاتی ہے اسے اخباری تراشوں کی فائل کہا

جاتا ہے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی ۱۹۸۳ء سے ۱۹۸۹ء تک جامعہ کراچی کے شیخ الجامعہ کے منصب پر فائز رہے۔ تحقیق تنقید اور تاریخ میں اخباری بیانات و خبروں کی اہمیت سے واقف تھے اس لئے اس دور یعنی ۳۱ اگست ۱۹۸۳ء سے ۳۱ اگست ۱۹۸۷ء تک کے تراشے فائلوں کی صورت میں جلد کروائے جو اب ذخیرہ جمیل جالبی کی ملکیت ہیں۔ یہ اردو، انگریزی و سندھی زبانوں میں ہیں۔ بیشتر پاکستانی اخبارات سے تراشے گئے لیکن کچھ بیرون ملک اسفار کے درمیان بھی حاصل ہوئے۔ ایک صفحہ پر ایک تراشہ چسپاں کرنے کی روایت رہی ہے۔ اخباری تراشوں کی ۵۷ جلدیں اس مخصوص دور کی نشاندہی کرتی ہیں۔ ان میں بیانات بھی ہیں، خبریں بھی ہیں اور تصاویر بھی۔ ڈاکٹر جمیل جالبی پر تحقیق کرنے والے کو ان سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ بحیثیت ادارہ کے منتظم کے مختلف امور کے بارے میں ان کا نقطہ نظر اور فکر کیا رہی اور ان کے ماتحت جامعہ کراچی نے کیسے ترقی کی ان تراشوں کی کل تعداد ۱۷۳۳۲ ہے۔ یہ لائبریری کی دوسری منزل پر دستیاب ہیں اور وہیں بیٹھ کر مطالعہ کیے جا سکتے ہیں۔ انکا اشاریہ مرتب ہو چکا ہے۔ اس میں انٹرویوز اور تقاریب کا حال شامل نہیں۔ مصاحبات کے عنوان سے انٹرویوز کا انتخاب بھی شائع ہو چکا ہے۔

تحقیقی مقالات: لائبریری میں موجود تحقیقی مقالات کا دورانیہ ۱۹۶۶ سے ۲۰۱۸ تک ہے۔ یہ مقالات انواع و اقسام کے ہیں ان میں ۸۲ مقالات پی۔ ایچ۔ڈی کے لیے جمع ہوئے منظور ہوئے اور اسناد تفویض ہوئیں۔ ۱۰ کو ایم فل، ایم ایڈ ۱۰ ایم۔اے اور ایک ایم۔ایس۔سی کی ڈگری کے حصول کا باعث ہوئے۔ مقالات کی کل تعداد ۱۰۴ ہوئی۔

۱۰۱ مقالات اردو میں اور ۱۳ انگریزی زبان میں تحریر ہوئے گو ان کا موضوع اردو ادب رہا۔ انگریزی میں اقبال کی شاعری نو طرز مرصع اور فاسی عربی عناصر کا انگریزی پر اثر کے عنوانات پر تحقیق کی گئی۔ اردو لسان و ادب و تاریخ کے علاوہ تہذیب و تمدن، تعلیم، نفسیات اور لائبریری اینڈ انفارمشن سائنس جیسے تکنیکی مضمون پر اردو میں بسیط مقالہ لکھا گیا۔ جن چار شخصیات کو ڈاکٹر جمیل جالبی نے اپنی نگرانی میں پی۔ ایچ۔ڈی کروائی ان میں آغا محمد ناصر خاں، صفیہ خان، عبد الصمد انصاری اور نسیم فاطمہ شامل ہیں۔

مقالات شخصی احوال و آثار، اصنافِ ادب ۱۰ ادبی انجمنوں اور اداروں پر زیادہ ہوئے تقابلی جائزے بھی ہوئے۔ بیشتر مقالات کے ڈاکٹر جمیل جالبی ممتحن رہے ان مقالات پر ان کے ہاتھ سے لکھی ہوئی تحریریں و

اصلاح موجود ہے۔ اس میں وہ مقالات بھی ہیں جو ڈاکٹر جمیل جالبی پر ہندوستان میں لکھے گئے اور وہ بھی جن پر پاکستان کی دیگر جامعات نے اسناد تفویض کیں۔ یہ تمام درجہ بندی کے عمل سے گزر چکے ہیں اور ان سے استفادہ کر کے موضوع کے انتخاب میں مدد مل سکتی ہے بیشتر مقالات ٹائپ یا مشینی کتابت میں پیش ہوئے ہیں ۱۰ مقالات میں سے ۸ مصنفین کی اپنی تحریر میں ہیں یعنی قلمی نسخہ ہیں ۲ قلمی نسخہ کا عکس ہیں۔ یہ درجِ ذیل ہیں۔ اردو ادب کا پاکستانی مزاج، وحید اختر فن و فنکار، اردو اور راجھستانی بولیاں، علمائے دیو بند کی خدمات نثر اردو، میر تقی میر کی شاعری کا عروضی تجزیہ، اردو اور فارسی کے روابط، سجاد باقر رضوی کی ادبی خدمات، مرزا عظیم بیگ چغتائی شخصیت و فن، گردش رنگ چمن اور عورت کی سماجی تقدیر، فیض کی شاعری میں رنگ کی اہمیت شاہد احمد دہلوی قلمی تحریروں سے محققین کی طرز تحریر اور ان کی ان تھک محنت کا اندازہ بخوبی کیا جا سکتا ہے۔

قدیم و نادر کتب: وہ کتب جو پچاس یا سو سال قبل شائع ہوئیں قدیم کتب ہیں اور یہ نادر ہو جاتی ہیں جب کوئی خصوصیت ان کے ساتھ شامل ہو جائے مثلاً مصنف کا دستخط شدہ، پہلا نسخہ، نایاب نسخہ کوئی خاص ایڈیشن خوبصورت

خطاطی یا جلد، تصاویر یا خطی تصاویر، شخصیات کے خصوصی ذخائر بھی نادر ہیں کیونکہ خاص دلچسپی کے موضوعات پر مخصوص ہیئت میں لوازم موجود ہیں مثلاً مصنف کا خود تحریر کردہ قلمی نسخہ وغیرہ۔ قدیم کتب کی اہمیت یہ ہے کہ یہ کتب خانہ کے ذریعہ ماضی کو حال سے ملاتی اور مستقبل کے لئے علمی و ادبی سرگرمیوں کے درواکرتی ہیں۔

لائبریری میں مخصوص گوشے قائم کیے گئے ہیں ان میں ایک گوشہ قدیم ونادر کتب کا بھی ہے۔ اس گوشہ میں ۱۱۸۲ء سے ۱۹۴۶ء تک کی کتب و رسائل شامل ہیں۔ اندراج نامہ میں ان کی تعداد ۵۰۰ ہے۔ اردو و فارسی کتب ہیں اردو و فارسی زبان و ادب کے جملہ اصناف پر کتب موجود ہیں۔ مثلاً مخدوم علی احمد کا مرتبہ "دیوان صابر" ہے جو ۱۰۸ صفحات پر مشتمل ہے لیکن باقی کتابی تفصیلات دستیاب نہیں ہیں یہ دوبارہ شائع کی گئی ہے۔ ۱۱۸۲ء ہی کی مطبوعہ "فن خطاطی" ہے اس میں خطاطی" ہے اس میں خطاطی کے بہترین نمونے اور اصول درج ہیں لیکن مصنف کا نام و دیگر تفصیلات موجود نہیں ہیں۔ کتابوں کی ایک معقول تعداد پر سنین کا اندراج نہیں غالباً یہ پہلے نسخے ہیں ان میں عقد ثریا،

(دوبارہ شائع ہو چکی ہے) دیوان فقیر محمد خاں گویا(دوبارہ شائع ہوا) اصل لائبریری میں محفوظ ہے۔

اصناف ادب کے علاوہ اسلامیات، تصوف، اولیاء حکمت ادیان پر کتب ہیں، اس کے علاوہ مجربات کیمیا ۱۸۷۵ء کی ہے۔ جامع الادویہ ۱۸۶۷ء میں شائع ہوئی شاہنامہ فردوسی ۱۸۱۱ء کا مطبوعہ ہے۔ دفتر فصاحت ۱۸۴۶ء ہے تذکرہ معاصرین ۱۷۵۲ء نایاب ہے۔ اصولِ سیاست مدن ۱۸۶۸ء ہے۔ ملحضات الحساب ۱۲۶۲ھ، جامع النفائس ۱۸۵۹ء، براۃ الاشکال ۱۲۷۶ء، مبادی الحکمتہ ۱۸۹۱ء مطبوعہ ہیں۔ ڈاکٹر جمیل جالبی کے ذوق مطالعہ کی وسعت اور نیرنگی کا ثبوت یہ کتابیں سینکڑوں سال پرانی ہیں اور بیشتر کو خصوصی نگہداشت کی ضرورت ہے۔ انکی درجہ بندی ہو چکی ہے۔ ان میں سے کچھ ایسی بھی ہیں جن کا تعلق لسان وادب سے نہیں لیکن خدمت خلق کے لیے دوبارہ شائع کی جاسکتی ہیں۔

غالبیات: غالب اردو ادب کے وہ آفاقی شاعر، ادیب، خطوط نگار ہیں جنہیں اردو اور فارسی پر دسترس تھی۔ وہ اپنی ندرتِ فکر اسلوبِ بیان اور تدبر کے باعث عالمگیر شہرت کے حامل ہیں۔ میر تقی میر کے بعد ڈاکٹر جمیل جالبی نے

غالب کو اپنی تحریر کا موضوع بنایا۔ غالب پر اردو فارسی مآخذ جمع کیے، ترتیب دیئے اور انتہائی ذمہ داری سے تحقیق کے موتی پروئے۔ غالبیات میں غالب کی تحریریں، دواوین، کلیات اور نثری تخلیقات ہیں۔

اس حصّہ میں غالبیات اردو کتب، غالبیات انگریزی کتب، غالبیات فارسی کتب اور غالب پر رسائل کے خصوصی شمارے شامل ہیں۔ انکا اندراج نامہ مرتب ہو چکا ہے۔ غالبیات میں دو اقسامِ مواد شامل ہیں۔ غالب کی اپنی تخلیقات اور ان پر دوسروں کی لکھی ہوئی تحریریں یہ پورا گوشہ درجہ بند کیا جا چکا ہے۔ مستقبل میں تحقیق کرنے والے غالب شناس بننا چاہیں تو غالب پر بنیادی مآخذ تک رسائی ہو سکتی ہے۔ اس گوشہ میں ۱۸۸۷ میں شائع ہونے والی کتب عودِ ہندی، ۱۸۹۹ء کی حیاتِ غالب، ۱۸۹۷ء کی یاد گارِ غالب، تاریخی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہندوستانی، جامعہ ملیہ، غالب انسٹی ٹیوٹ کی مطبوعات بھی ہیں غالب پر فارسی مطبوعات ادارہ یاد گارِ غالب اور انجمن ترقی اردو کی مطبوعات ہیں۔

رسائل کے نمبروں کی تعداد تیس (۳۰) ہے۔ غالب پر اردو کتب کی تعداد ۳۰۰، انگریزی کتب کی تعداد ۹، فارسی کتب کی تعداد ۳۳ کل تعداد ۳۴۲

ہے۔ اگر کتب و رسائل کے خاص نمبر شمار کیے جائیں تو کل تعداد ۲۷۳ ہوتی ہے۔

گوشہ سرسید احمد خاں: اردو ادب کی نثری تاریخ میں سرسید احمد خاں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ علی گڑھ تحریک کے کارواں سالار رہے، جدت پسند تھے۔ فکر فلسفیانہ تھی، جدید تعلیم کے فوائد سے آگاہ تھے۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے مصلح تھے۔

سرسید نے دو خونوشت سوانح عمریاں لکھیں، ۲ سفر نامے لکھے، علی گڑھ تحریک کے تحت تعلیمی اداروں کی سرپرستی کی، ادب میں تاریخ فنِ تعمیر "آثا الصنادید" کی صورت میں مرتب کی، شعلہ بیان مقرر تھے۔ خطباتِ احمدیہ "اس کا ثبوت ہیں۔ سرسید کا مطالعہ وسیع اور مشاہدہ گہرا تھا انہوں نے مسلسل مضامین لکھے ان کے مقالات ۱۶ ضخیم جلدوں میں شائع ہوئے۔ خلیق احمد نظامی نے انہیں جدید ہندوستان کا معمار قرار دیا، انہوں نے رسالہ تہذیب الاخلاق کا اجراء کیا گوشہ سرسید میں کتابوں کی تعداد مختصر ہے کل ۱۴۴ کتابیں ہیں ان میں سرسید کی تحریر کردہ ۳۳ ہیں۔ دو عربی میں ۲ فارسی میں ۲۹ اردو میں ہیں۔ سرسید کے بارے میں ۱۱۰ کتابیں ہیں ان میں دو

کتابیات یعنی حوالہ کی کتابیں ہیں"۔ کتابیات سر سید" اور سر سید احمد خاں تحقیقی و مطالعاتی مآخذ، بہت کم لوگ یہ جانتے ہیں کہ سر سید ایک عمدہ شاعر بھی تھے خصوصاً فارسی کلام لائق ستائش ہے اسکا ایک عمدہ نمونہ "صائمہ قدیر اور فرزانہ عباس کی مرتبہ "سر سید احمد خاں: منظوم نذرانہ ہائے عقیدت کے سرورق پر پڑھا جا سکتا ہے۔ گوشہ سر سید میں ۱۹۶۰ سے ۲۰۰۹ء تک کی مطبوعہ کتب موجود ہیں۔ رسائل کے سر سید نمبر اس کے علاوہ ہیں۔ سر سید پر لکھنے والوں میں نمایاں نام مولوی عبد الحق اور محمد اسماعیل پانی پتی کے ہیں۔ جو سر سید کے افکار و حالات پر مبنی ہیں اور اسماعیل پانی پتی نے نہایت محنت اور محبت سے مقالات سر سید کی ۱۶ جلدیں مرتب کیں جس میں مقالات کو موضوع وار ترتیب دیا گیا ہے۔ اس حصّہ میں شامل مطبوعات ہندوستان اور پاکستان کے نامور ناشرین، انجمن ترقی اردو، مجلس ترقی ادب، سر سید اکیڈمی علی گڑھ، مکتبہ جامعہ دہلی، لائبریری پروموشن بیورو، مقتدرہ قومی زبان قومی کاؤنسل برائے فروغ اردو نئی دہلی نے شائع کی ہیں۔

گوشہ اقبالیات: علامہ اقبال نے میونخ یونیورسٹی میں جو تحقیقی مقالہ ۱۹۰۸ء میں پیش کیا اسکے آغاز میں "داستانِ حیات" کے عنوان کے تحت اپنی تاریخ

پیدائش ۱۳ ذی الحج ۱۲۹۴ھ مطابق ۹ نومبر ۱۸۷۷ء درج کی۔ ۱۸۸۷ میں پرائمری، ۱۸۹۲ میں میٹرک پاس کیا۔ ۱۸۹۳ء میں پہلی شادی کریم بی بی سے ہوئی ۱۸۹۷ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔ اے پاس کیا۔ خان بہادر جمال الدین میڈل حاصل کیا۔ ۱۸۹۹ء میں ایم۔ اے پاس کیا اور خان بہادر مانک بخش "میڈل حاصل کیا۔ ۱۸۹۹ء میں یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور میں عربی ریڈر کی حیثیت سے تقرر ہوا ما بعد اسلامیہ کالج اور گورنمنٹ کالج لاہور میں اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدوں پر فائز رہے۔ ۹ فروری ۱۹۰۱ء کو مشہور رسالہ "مخزن" میں پہلی نظم شائع ہوئی۔ ۱۹۰۲ میں پہلا مضمون "بچوں کی تعلیم و تربیت" پر لکھا۔ معاشیات کے مسائل پر پہلی کتاب "علم الا قتصاد" ۱۹۰۳ء میں شائع ہوئی۔ ۱۹۰۵ء میں کیمبرج یونیورسٹی گئے یہاں عطیہ فیضی سے دوستی ہوئی۔ ۴ نومبر ۱۹۰۷ ڈاکٹریس فلاسوفیل گریڈیم کا اعزاز حاصل ہوا۔ ڈیولپمنٹ آف میٹا فزکس ان پرشیا پہلی بار ۱۹۰۸ء میں لندن سے شائع ہوئی۔ لاہور میں بیرسٹری ۱۹۰۸ء میں شروع کی۔ اقبال کا دوسرا نکاح سردار بیگم سے ہوا ۱۹۰۹ء میں۔ رخصتی عمل میں نہیں آئی۔ ۱۹۱۱ء میں اقبال گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفہ کے پروفیسر مقرر ہوئے ۱۹۱۳ء میں سردار بیگم سے دوبارہ

نکاح کیا اور رخصتی ہوئی۔ اسی سال "اسرار خودی مکمل ہوئی۔ "فریاد امت" بھی اسی سال شائع ہوئی۔ ۹ نومبر ۱۹۱۴ء کو اقبال کی والدہ نے رحلت کی ۱۹۱۶ کریم بی بی سے علیحدگی ہو گئی لیکن اقبال کفالت کرتے رہے یکم جولائی ۱۹۱۷ء مثنوی رموزِ بے خودی مکمل ہوئی اور ۱۹۱۸ء میں شائع ہوئی۔ ۱۹۹۳ء میں پیام مشرق دہلی اور لاہور سے شائع ہوئی۔ اسی سال ایڈورڈ میکلاگن نے سر کا خطاب دیا۔ طلوعِ اسلام لاہور سے شیخ مبارک علی نے شائع کی۔ ۱۴ جنوری ۱۹۲۴ء کلیاتِ اقبال مرتبہ مولوی عبد الحق دہلی سے شائع ہوئی ۲۱ مئی ۱۹۲۴ء کو انجمن حمایتِ اسلام کے صدر مقرر ہوئے۔ دسمبر ۱۹۲۴ء دوسری بیگم سے جاوید اقبال پیدا ہوئے۔ اور بانگِ دار پہلی بار شائع ہوئی۔

فارسی غزلوں کا مجموعہ "زبورِ عجم" ۱۹۲۷ میں شائع ہوا ۲۴ مارچ ۱۹۲۹ء "پیام مشرق" مکمل ہوئی۔ ۱۹۳۰ میں دوسری صاحبزادی منیرہ بیگم پیدا ہوئیں۔ اسی سال سکس لکچرز آن دی ری کنسٹرشن آف دی رلی جیس تھاٹ ان اسلام" لاہور سے شائع ہوئی۔ ۱۷ اگست ۱۹۳۰ء کو والد شیخ نور محمد انتقال کر گئے۔

۸ نومبر ۱۹۳۰ء مسلم کانفرس مراد آباد میں شرکت کی۔ ۴ دسمبر ۱۹۳۰ء کو مسلم لیگ کی مجلس استقبالیہ کا اجلاس آپ کی جائے سکونت پر ہوا ۲۹ دسمبر

۱۹۳۰ء کو الہ آباد میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں خطبہ صدارت دیا۔ ۶ نومبر ۱۹۳۱ کو اقبال لٹریری ایسوسی ایشن نے آپکے اعزاز میں عصرانہ دیا۔ ۱۹۳۱ میں روم، اٹلی اور اسپین کے سفر کئے اسکندریہ گئے اہرام دیکھے، جامعہ ازہر کا دورہ کیا کتابیں وصول کیں۔ موتمر عالم اسلامی میں الوداعی نقریر کی و ۳۰ دسمبر ۱۹۳۱ء کو وطن واپس پہنچ گئے۔ ۱۹۳۲ء میں "جاوید نامہ" اور مثنوی "پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق" شائع ہوئی۔ نیرنگِ خیال "کا اقبال نمبر اکتوبر ۱۹۳۲ء میں شائع ہوا" آئینہ عجم "میٹرک کے طلباء کے لیے فارسی نظم و نثر مرتب کی یہ لاہور سے شائع ہوئی۔ ۴ دسمبر ۱۹۳۳ء کو نشانِ منزل کا نام بدل کر "بال جبرئیل" تجویز کیا یہ ۱۹۳۵ء میں شائع ہوئی۔ ۲۳ مئی ۱۹۳۵ کو سردار بیگم دوسری اہلیہ کا انتقال ہو گیا۔ ۱۹۳۶ میں مجلسِ شوریٰ" کے نام سے طویل نظم لکھی اردو کا تیسرا مجموعہ "ضرب کلیم" اور "پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق" شائع ہوئی۔ جولائی، ۱۹۳۶ میں "ضربِ کلیم" شائع ہوئی۔

۲۱۔ اپریل، ۱۹۳۸ء کو فجر کے وقت انتقال فرمایا۔ اپریل ہی میں محمد ابو اللیث صدیقی نے علی گڑھ میگزین کا اقبال نمبر شائع کیا مئی میں شیرازہ کا اقبال نمبر، جون میں احسان اور سب رس کے اقبال نمبر شائع ہوئے۔ جولائی میں تاج کا

اقبال نمبر اور اکتوبر میں اردو کا اقبال نمبر مولوی عبد الحق کی ادارت میں انجمن ترقی اردو نے شائع کیا۔

علامہ اقبال انجمن حمایتِ اسلام کے صدر رہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ میں شامل تھے۔ اقبال لٹریری اسوسی ایشن ۱۹۳۰ میں تشکیل پائی اسکے بعد بزمِ اقبال، اقبال اکیڈمی قائم ہوئیں۔ اسلام تصوف، فلسفہ، شاعری ان کے خاص رنگ ہیں۔ اقبال کا تصورِ عشق، خودی، ما بعد الطبیعات، تصورِ قومیت تصورِ زمان و مکان، علم الکلام، بقائے دوام اور تصوف ان کی فکر کی مختلف جہات ہیں۔

مختلف تحریکات سے بھی اقبال کی وابستگی رہی مثلاً تحریک آزادی فلسطین، آزادی کشمیر وغیرہ۔ ۱۹۳۳ء میں پنجاب یونیورسٹی نے انہیں "ڈاکٹر آف لٹریچر" کی ڈگری عطا کی۔ اقبال کی شاعری پر فارسی کا گہرا اثر ہے۔ فارسی میں ان کی غزل گوئی عروج پر نظر آتی ہے۔ تحریک پاکستان میں بھی اقبال قائدِ اعظم کے ساتھ تھے۔

ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری کے ذخائر میں ایک گوشہ "اقبالیات" کے نام سے قائم کیا گیا ہے۔ اس ذخیرہ میں اردو کی ۶۶۰، فارسی

کی ۱۰، سندھی کی ۱، انگریزی کی ۴۷ کتابیں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ۱۲ رسائل کے اقبال نمبر بھی شامل ہیں۔ مثلاً رگِ سنگ، راوی، سیارہ ڈائیجسٹ، صریر خامہ، گورڈوسین، نقوش، نگار، وغیرہ۔ ۱۹۹۷ء میں اقبال کی صدی تقریبات دنیا بھر میں منائی گئیں۔ بہت سی کتابیں اور رسائل کے اقبال نمبر اسی سال شائع ہوئے اس حصہ میں اقبال پر شائع ہونے والے اشاریے اور کتابیات بھی شامل ہیں۔ مثلاً کلیدِ اقبال "آئینہ ایامِ اقبال" اشاریہ مکاتیبِ اقبال"" تحقیقِ اقبالیات کے مآخذ "وغیرہ۔

ذخیرہ میں اقبال کی تخلیقات اور ان کے بارے میں کتب و رسائل شامل ہیں۔ مثلاً کلیاتِ اقبال اردو فارسی پہلا کلیات مولوی عبدالحق کا مرتبہ ہے۔ مثنویات دواوین، خطبات، مضامین و مقالات، مکتوبات وغیرہ ہیں۔ ان کے بارے میں لکھی ہوئی کتابوں میں اقبال کا تعلق افراد، شہروں، تحریکات اور زندگی کے مختلف موضوعات سے ظاہر ہوتا ہے۔

مخطوطات: قلم کے ذریعہ ہاتھ سے خوش خط لکھا ہوا مبیضہ مخطوطہ ہے۔ مخطوطات ادب، علم و فن کا محفوظ تہذیبی سرمایہ ہیں ان کے ذریعہ تاریخ، ادب اور علوم و فنون کا مطالعہ کر کے حقائق اور واقعات کو تلاش کر سکتے ہیں

اس لیے یہ غیر معمولی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں، موضوع کے ساتھ ساتھ ان کی قدامت، خطاطی، مصنفی نسخہ، اولین نسخہ، ترقیمات اہمیت رکھتے ہیں۔ مخطوطہ کے ذریعہ مطبوعہ نسخہ کا تقابل کیا جا سکتا ہے۔ کاغذ، کتابت، جسامت، خط، مہر کاتب بھی مخطوطات کی اہمیت میں اضافہ کرتے ہیں۔

ڈاکٹر جمیل جالبی نے قدیم و جدید ادب پر تحریر کرنے کے لیے مخطوطات حاصل کیے اور اگر اصل مخطوطہ حاصل کرنا ممکن نہیں ہوا تو اسکا عکس زرِ کثیر صرف کر کے حاصل کیا گیا کیونکہ وہ بنیادی واصل ماخذ میں موجود معلومات پر انحصار کرتے تھے۔ ان کے ذخیرہ میں اصل مخطوطات ہیں اور عکسِ مخطوطات ہیں مثلاً جان ورنر کی "اردو کی پہلی کتاب" "جامی کی سفینۃ الاولیاء" فورٹ ولیم کالج پیپرز" وغیرہ۔ مخطوطات اردو و فارسی اور چند دیگر زبانوں میں ہیں یہ مخطوطات تاریخ ادبِ اردو لکھنے میں کام آئے۔

مخطوطات کی نوعیت مختلف ہے زبان و ادب، علم و فن مذہب اور طب و دیگر موضوعات پر تعدادِ مخطوطات درج ذیل ہے۔ اردو زبان ۱۲، افسانوی ادب ا انتخابات ۵، بیاضیں ۱۱، تاریخ ۱۰، تراجم ۳، تذکرہ ۶، داستان ۲، دستاویزات ۲۔ دواوین ۲۷، رسالہ ا، زائچہ ا، حکمت ا، سیاسیات ا، قصص ۷، کلیات ۱۶،

فہرستیں ۵، مضامین ۴، مرثیہ ۱، قصائد ۳، اخلاقیات ۱، مثنویات ۱۰، قطعات و رباعیات ۲۵، مذہب ۲۰، مکاتیب ۱، طب ۱، شکاریات ۱، مقالات ۱، نثر ۴، واسوخت ۳، وقائع ۱، متفرقات ۲، کل تعداد = ۱۹۰ ہے اس میں اصل مخطوطات ۲۷ ہیں باقی عکس ہیں۔

خطوط: ڈاکٹر جمیل جالبی کے روابط دنیا بھر کے لوگوں سے تھے جو علم و ادب کی خدمت کرتے رہے یا پاکستان و اسلام قومی زبان کی ترقی اردو کی ترویج کا بندوبست کرتے رہے کتب خانے میں خطوط کا ذخیرہ الگ رکھا گیا ہے۔ ان خطوط کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ایک وہ خطوط ہیں جو خاندانی افراد کے نام ڈاکٹر جمیل جالبی نے لکھے اور خاندانی افراد کے خطوط ہیں جو ڈاکٹر جمیل جالبی کو لکھے گئے یہ چونکہ خاندانی امور اور معاملات کی بابت ہیں اس لیے انہیں الگ رکھا گیا ہے۔

دوسری قسم کے وہ خطوط ہیں جو ڈاکٹر جمیل جالبی کو مختلف شخصیات نے لکھے یہ زیادہ تر مخطوط ہیں۔ کچھ ٹائپ شدہ بھی ہیں اور کچھ مطبوعہ خطوط کی عکسی نقول ہیں۔ ڈاکٹر جمیل جالبی کو دو ہزار پانچ سو (۲۵۰۰) لوگوں نے خطوط لکھے جبکہ لکھے گئے خطوط کی تعداد اشاریہ مکاتیب کے مطابق ۱۳۷۸۳ ہے۔ اس کلید

خطوط سے ظاہر ہے کہ ادباء، شعراء، محققین، مورخین، مضمون نگار، مقالہ نگار، لسان و ادب کے معروف ترین حضرات سے ڈاکٹر جمیل جالبی کی خط و کتابت رہی، تہذیب و تمدن، مطالعہ پاکستان، تحریک پاکستان سے متعلق نامور لوگ ان سے رابطہ میں تھے مذہبی محققین، اعلیٰ سطح کے حکمراں، سائنسداں، سماجی رہنما، حتیٰ کے موسیقار بھی انہیں خط لکھتے اور مشورے مانگتے یا دیتے رہے۔ ابلاغِ عامہ کے اداروں سے تعلق رکھنے والے، صحافت کے جلیل القدر اصحاب سے ان کی مشاورت رہی۔ حضرات و خواتین حتیٰ کہ طابعلم بھی ان سے استفادہ کرتے رہے۔ خطوط نگاری انکا ایک مسلسل عمل تھا۔ ان کے خط سلیس اور مختصر ہوتے تھے۔ اگر کوئی ان پر تحقیقی نظر ڈالے تو یقیناً حیران ہو گا کہ محض مکتوب لکھ کر انہوں نے کتنے ڈوبتے سفینے تیرا دیئے۔

دستخط شدہ کتب: لائبریری کا ایک شعبہ ایسا ہے جس میں صرف دستخط شدہ کتب رکھی گئی ہیں ان کا تعلق مختلف موضوعات سے ہے۔ جب کسی کتاب پر مصنف، مرتب، مالک کے دستخط اور تحریر موجود ہو تو وہ کتاب نادر ہو جاتی ہے اس کی اہمیت یہ ہے کر کتاب کس تاریخ کو عطیہ کی گئی، دستخط کی نوعیت کیا ہے۔ دستخط کرنے والا حیات ہے یا مرحوم ہو چکا۔ دستخط کی عبارت سے تعلق

خاطر، احترام، کسر نفسی، رشتہ ادب کا تعین کیا جاتا ہے۔ بعض کتب اہم مواقع پر عطیہ کی جاتی ہیں۔ طرز تحریر اور خطِ تحریر بھی اہم ہوتا ہے کہ اس سے عطیہ کرنے والے کے اندازِ بیان پر روشنی پڑتی ہے گوشہ جمیل جالبی میں جہاں ان کی اپنی تصانیف موجود ہیں وہیں متصل الماریوں پر دستخط شدہ کتب موجود ہیں جن کی درجہ بندی ہو چکی ہے۔ اعدادی جائزہ کے مطابق موضوع کے اعتبار سے تعداد کتب یہ ہے۔ سفر نامے ۸۹، سوانحات ۵۷، مصاحبات ۱۳، یاد داشتیں ۲۳، سرگزشت ۴۹، خاکے ۵۹، شخصیات ۳۰۶، روز نامچے ۴، علامہ اقبال ۶۵، غالب ۳۵، سر سید احمد خان ۱۳۰، تاریخ ہندوستان مغرب، اندلس ۴۵، تاریخ پاکستان ٦٦، سندھی کتب ۳۱، انگریزی کتب ۲۶۰، اردو ادب شاعری ۱۳۱۵، ڈرامہ ۳۷، ناول ۹۵، افسانے ۲۹۲، کہانیاں ۴۳، داستان ۲۵، مضامین ٦۳، تقاریر ۹، خطوط ٦١، طنز و مزاح ٥٦، اردو ادب تاریخ ۴۱، تنقید ۱۹٦، تبصرہ ٢٦، تحقیق ٢٦، مقالات ۴۲، تذکرے ۳۵، لغات ۵۰، صحافت ۴۸، فلسفہ ۲۲، اسلام ۱۲۰، عمرانی علوم ۱۸، فنون ۴، سیاست ۲۷، تعلیم ۲۷، لوک کہانیاں ۹، لسانیات ٦۹، فطری علوم ۱۱، کھیل ۳، بچوں کا ادب ۲۰، اردو ادب ۵۰، متفرقات شاعری ۲۴، فارسی شاعری ۱۰، اب تک کے اعداد کے

مطابق دستخط شدہ کتب کی کل تعداد ۳۹۷۹ ہے۔ اس میں رسائل شامل نہیں۔

روزنامچے: ڈاکٹر جمیل جالبی کی تاریخ وار مصروفیات کا اندراج ۳۷ روزنامچوں (ڈائریوں) پر محیط ہے ۵۱ روز نامچے سادہ ہیں جو انہیں ہدیہ کیے گئے لیکن انہوں نے اسے استعمال نہیں کیا۔ ۳۷ سال میں انہوں نے کس کس سے ملاقات کی؟ تقریب بجر ملاقات کیا تھی۔ کس کس کی مدد کی، کن پروگراموں میں تنہا یا بیگم کے ساتھ شریک ہوئے، کون کون انکا مہمان ہوا یہ سب معلومات ہمیں ان روزنامچوں سے ہوتی ہیں جو انکی اپنی تحریریں ہیں اور بہت سے امور پر روشنی ڈالتی ہیں۔

تصویری البم: ڈاکٹر جمیل جالبی کی کہانی تصویروں کی زبانی پڑھنی ہو تو ان تیس (۳۰) البموں کی ورق گردانی کیجئے جو شعبہ نادرات میں موجود ہیں۔ یہ تصاویر زیادہ تر سفید و سیاہ، تقریباً نصف رنگین اور کچھ مختلف مصوروں کے شاہکار ہیں۔ ان تصاویر سے ڈاکٹر جمیل جالبی کی زندگی کے مختلف ادوار سے آشنا ہوا جا سکتا ہے، خاندانی تصاویر سے رشتوں اور اشکال کا ادراک ہو سکتا ہے مختلف، علمی، ادبی و عمومی اداروں اور ان کے سربراہوں کے ساتھ تجسیم ہوئی

ہے۔ غرض یہ تصاویر بھی ان کے تعلقات کی عکاس ہیں۔ بہت سی تصاویر لفافوں میں ہیں جو ابھی ترتیب نہیں پاسکیں۔

سمعی وبصری معاونین: ذخیرہ میں ٹیپ ریکارڈ، فلاپی ڈسکس، سی۔ڈیز وغیرہ ہیں ان کی دو اقسام ہیں ایک تو وہ جو ڈاکٹر جمیل جالبی کی آواز میں ہیں مثلاً مختلف تقاریب میں خطبات، اور دوسرے وہ آوازیں اور پروگرام جن میں وہ بحیثیت، مقرر، صدر یا مہمانِ خصوصی شریک ہوئے۔ ان معاونین میں ریڈیائی تقاریر یا ٹیلی ویژن پر دیئے گئے خطبات شامل ہیں اور یہ بھی ان کی زندگی کے ایک رُخ کی عکاسی کرتے ہیں۔

اعزازات: ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری کے نوادر میں وہ اعزازات ہیں جو یادگاری شیلڈ، اعترافِ خدمات اور نشانِ سپاس کے طور پر ڈاکٹر جمیل جالبی نے حاصل کیے یہ ان کی ان تھک محنت، اپنے ملک، اپنی زبان، اپنی تہذیب و تمدن اور اپنے ادب کی خدمت کے اعتراف کے طور پر ملے۔ یہ ۵۲ ہیں، ۳۲اردو میں اور ۲۰ انگریزی زبان میں ہیں۔ صدارتی سطح پر ملنے والے اعزازات میں ستارہ امتیاز، تمغہ حسنِ کارکردگی، ہلالِ امتیاز اور نشانِ امتیاز پاکستان کا سب سے بڑااعزاز ہے جو انکی وفات کے بعد ان کے صاحبزادہ ڈاکٹر

خاور جمیل نے صدر پاکستان سے وصول کیا۔ ایک قسم اعزازات کی مشہور و معروف انجمنوں مثلاً اردو رائٹرز سوسائٹی لندن، نشانِ اعزاز بزمِ غالب، قومی اردو کانفرنس، قومی یک جہتی سیمنار مقتدرہ قومی زبان، نیگ کلچرل سوسائٹی، اکادمی ادبیات پاکستان، سر سید احمد خاں کانفرنس، کی طرف سے ان کی خدماتِ جلیلہ کے اعتراف میں ملے۔ دیگر ادبی انعام ان کی گرانقدر ادبی خدمات کے سلسلہ میں حاصل ہوئے مثلاً آدم جی ایوارڈ داؤد ادبی انعام وغیرہ۔

مسودات: مسودات کئی قسم کے ہیں مصنفین و شعراء کے قلمی مسودات ہیں انہیں اصل مسودہ کہا جاتا ہے ڈاکٹر جمیل جالبی کے ذخیرہ میں ایسے مسودات کی تعداد ۴۶ ہے۔ یہ نہایت اہم تحریریں ہیں مثلاً تاریخ ادبِ اردو کی جلد اول، دوئم کے مسودات ڈاکٹر جمیل جالبی کی تحریر میں ہیں ان مسودات پر ڈاکٹر جمیل جالبی کے اضافے ہیں۔ جلد اول و دوم کے اشارات ہیں ان مسودات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مسودہ اور دوسرے و تیسرے مسودہ میں کیا اہم تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ ضبط سہارنپوری کا قلمی ترکش ابن حسن قیصر کا اشاریہ، شمیم صہبائی کا وفات نامہ ۱۹۶۳ء میں جدا ہوگئے یہ لوگ، افسر صدیقی امروہوی کا تلامذہ ضمیر، عطا کا فارسی شاعری، ڈاکٹر جمیل جالبی کا

پاکستانی کلچر: قومی تشکیل کا مسئلہ، حاتم کے اردو شاعری، مسدس و ترجیح بند، پرتو روہیلہ کے سیاسی ٹپے، منقار و چنگال مصنف نامعلوم، طلسم ہوش ربا، مصباح العثمان کا اشاریہ نیادور۔ انتظار حسین کے ناول بستی کا مسودہ، مسعود حسن شہاب دہلوی کا گل وسنگ، داغ کا انتخاب،ڈاکٹر جمیل جالبی کا جانورستان، محمد سعید اللہ خان کے مقالہ کا مسودہ میر تقی میر کی شاعری کا عروضی تجزیہ، احمد جلیلی کی کلیہ و دمنہ سامانی، اکبر علی خان عرشی زادہ کا دیوانِ غالب نسخہ عرشی زادہ، درِ شہوار غنی کا شامِ اودہ کا مطالعہ، اقتدا حسین کا کلیات عبرت، ۲ جلدیں، عزیز حامد مدنی کی چھ نظمیں، جعفر زٹلی، کلیات، غلام عباس کے افسانے اور ڈرامے۔ جمیل جالبی، شاہد احمد دہلوی منتخب مضامین، انور معظم کے منظوم ڈرامے، افسانے اور کلیات، ڈاکٹر محمد احسن فاروقی کی جدید غزل، سہیل عباس کا میں اور میرا فن، مضامین، اسلوب احمد انصاری کا خطوط غالب میں نفس کی پرچھائیاں اور انکے مضامین۔ بخط مصنف ہونے کی وجہ سے یہ اصل مسودات ہیں۔ اسکے علاوہ ایک تعداد اصل مسودات کے عکسوں کی ہے مثلاً اقبال کا نظریہ ثقافت، موہن لال انیس کی انیس الاحیاء، مقدمہ غالب کے کاغذات سید جالب دہلوی کا پانی پت کا خونی میدان، محمد جمیل خان کا قدیم اردو

ادب کا تحقیقی مطالعہ، میر تقی کا تذکرہ شعراء تاریخ گو، جاوید اقبال کا بابائے اردو کے غیر مدون تبصرے، گیان چند کا تحقیق کا فن وغیرہ۔ عکسی مسودات کے ساتھ ساتھ یعنی مسودات کی نقلیں بھی موجود ہیں اور کچھ مسودات انگریزی ٹائپ میں ہیں۔ ڈاکٹر جمیل جالبی چونکہ تحقیق میں اصل مآخذ سے اکتساب کے عادی تھے۔ اس لئے اصل مسودات حاصل کئے، اصل مسودات کے عکس حاصل کئے اور مسودات کی نقلیں حاصل کیں یہ زیورِ طباعت سے آراستہ ہوئے اور بار بار ہوئے مثلاً تاریخ ادب اردو، قومی اردو لغت، جانورستان وغیرہ۔

خدمات: ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری میں درج ذیل خدمات انجام دی جاتی ہیں۔

- **منصوبہ بندی:** ایک سال کے دوران جو امور انجام پانے ہیں ان کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔
- **بجٹ سازی:** یکم جولائی سے ۳۰ جون تک کا میزانیہ مرتب کیا جاتا ہے۔

- **حصولیات:** منتخب ادبی و علمی مواد کا حصول بذریعہ خریداری و عطیہ کی جاتی ہے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی کے بارے میں شائع ہونے والے مقالات، کتب، رسائل کے خصوصی نمبر، اخباری مضامین وتراشے، سمعی و بصری مواد حاصل کیا جاتا ہے اگر اصل ملنا ممکن نہ ہو تو اسکی عکسی نقل حاصل کی جاتی ہے۔
- **فنی امور کی انجام دہی:** علمی و ادبی مواد کی موضوعی درجہ بندی کی جاتی ہے ثانوی ترتیب مصنفی ہوتی ہے۔ ان امور کی انجام دہی کے لئے ڈیوی ڈیسمل کلاس فی کیشن اسکیم کا ۲۳ واں ایڈیشن استعمال کیا جاتا ہے۔ علمی، ادبی، کتابیاتی معلومات کے لئے مختلف اقسام کے ڈیٹاشیٹ تیار کئے جاتے ہیں اور معلومات کمپیوٹر پر منتقل کی جاتی ہیں۔
- **معلومات کی بہم رسانی:** معلومات کے حصول اور ترتیب کے بعد ترسیل کی جاتی ہے۔ یہ معلومات مخطوطات، مسودات، حوالہ جاتی کتب ورسائل، اشاریہ سازی، تحقیقی مقالات، کیٹلاگ سازی، اخبار

نویسی، سمعی وبصری مصاونین سے حاصل کر کے محققین کو فراہم کی جاتی ہیں۔ اسکے علاوہ عکسی نقول خدمات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔

- **تحفظ معلومات:** یہ ایک شخصی کتب خانہ ہے اور یہاں قدیم ونادر مواد بھی ہے۔ نوادرات بھی ہیں اور اخباری تراشے و مخطوطات و خطوط بھی۔ ان کی حفاظت کے لئے سیلوفن، گتہ، پلاسٹک فولڈرز، کاغذی لفافے استعمال کئے جاتے ہیں۔ منتخب اور مختصر معلومات کمپیوٹر پر محفوظ کر نے کا عمل بھی جاری ہے۔ ایک معینہ وقفہ کے بعد لائبریری میں کیڑے مار دواؤں کا چھڑکاؤ تعطیل کے دوران کیا جاتا ہے۔ بوسیدہ اوراق وصفحات کی جلد بندی کروائی جاتی ہے۔ کمپیوٹر پر معلومات کی حفاظت کلیدی لفظ (پاسورڈ) کے ذریعہ کی جاتی ہے ان میں معینہ وقفہ سے تبدیلی کی جاتی ہے۔

توسیعی خدمات: کتب خانے کی توسیعی خدمات کے لیے نسیم شاہین آڈیٹوریم بنایا گیا ہے اس میں سمعی وبصری آلات موجود ہیں۔ یہاں کتابوں کی پذیرائی، اسلاف کی یاد میں پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں۔ اسی طرح مختلف تہواروں پر دعوتِ طعام کا اہتمام کیا جاتا ہے، یہ وہ جگہ ہے جہاں نہ صرف مشاہیر علم و

ادب بلکہ نوجوانوں کی بھی پذیرائی کے پروگرام ہوتے ہیں اور مہمانوں کو کتابوں کے تحائف اور یادگاری نشانات سے نوازا جاتا ہے۔ یہ کام تسلسل سے ہو رہا ہے۔ کتب خانے کی شہرت کے لیے دستاویزی فلم بنائی گئی ہے مزید بنوانے کا بھی ارادہ ہے مطبوعاتی پروگرام میں بھی ڈاکٹر جمیل جالبی لائبریری ایک تعارف کتابچہ شائع کیا گیا ہے جو لائبریری کے قیام اور مقاصد پر مختصر معلومات فراہم کرتا ہے۔

مطبوعات: لائبریری مطبوعات لائبریری کی خاموش مگر موثر سفیر ہوتی ہیں۔ یہ بات باعثِ فخر ہے کہ ابھی جمیل جالبی لائبریری کی عمارت مکمل نہیں ہوئی تھی کہ اس پر کام شروع ہو گیا۔ ۴ سال کے دوران یعنی ۲۰۱۹ء سے ۲۰۲۳ کے دوران ۲۰ کتابیں اور ایک رسالہ شائع ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر خاور جمیل کی سرپرستی اور نگرانی میں یہ کام خوش اسلوبی سے جاری ہے۔ اس شعبہ کے تحت جو مطبوعات شائع ہوئیں انکا جائزہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہر کتاب کی ساخت، موضوع اور پیرایہ اظہار ریگانہ ہے۔ ان کتابوں کے سرورق رنگین ہیں اور ان پر ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری اور ڈاکٹر جمیل جالبی

فاؤنڈیشن کے مونو گرام ہیں۔لائبریری کے داخلی دروازہ کی تصویر بھی ثبت ہے۔

کوشش یہ کی گئی ہے کہ مختلف النوع مواد کو فہرست کیا جائے اور اسے آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ کر دیا جائے۔ ہم انہیں حوالہ جاتی کتب کہہ سکتے ہیں مثلاً ان کی وفات پر تعزیت نامے (۲۰۱۹) ڈاکٹر جمیل جالبی: حاصلات و امتیازات سے (۲۰۲۰)توسیعی خطبہ،ڈاکٹر جمیل جالبی عصری آگہی کے تناظر میں (۲۰۲۰) تنقید، مصاحبات ڈاکٹر جمیل جالبی (۲۰۲۰) فکرِ جمیل، مکتوباتِ مشاہیر بنام ڈاکٹر جمیل جالبی (۲۰۲۱)مشاہیر کے خطوط،ڈاکٹر جمیل جالبی کے نام ڈاکٹر نسیم فاطمہ کے خطوط (۲۰۲۱)شاگرد کے خط استاد کے نام،ڈاکٹر جمیل جالبی کے نام نامور خواتین کے خطوط (۲۰۲۱) نسائی خطوط نگاری، مکاتیب ڈاکٹر جمیل جالبی (۲۰۲۱) جمیل جالبی کی خطوط نگاری، ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری، (۲۰۲۲ء) تعارفی کتابچہ، ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری میں تحقیقی مقالات (۲۰۲۲ء) کیٹلاگ اور اختصاریہ، ڈاکٹر جمیل جالبی اور تخلیقی امتزاج کا نظریہ (۲۰۲۲) تحقیقی مقالہ،ڈاکٹر جمیل جالبی کی علمی و ادبی جہات (۲۰۲۳) تحقیقی مقالہ۔ ان عنوانات اور توضیحات سے

اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ لائبریری مطبوعات میں تنوع پایا جاتا ہے کتابیاتی و معلوماتی مواد محقق اور مصنف کے لیے کار آمد ہے یہ مزید تحقیق کے لیے رہنمائی کا فرض ادا کرنے والی حوالہ جاتی کتب ہیں۔

۲۰۲۱ء میں جمیل جالبی کی دوسری برسی کے موقع پر یادگاری مجلہ کی اشاعت ہوئی۔ سرورق پر جمیل جالبی اور ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری کی تصویر ہے۔ اس رسالہ میں ڈاکٹر جمیل جالبی کے بارے میں مختلف لوگوں کے مضامین شامل ہیں جو تاثراتی بھی ہیں اور معلوماتی بھی۔

اس سلسلہ میں اقبالیات جدید ترین مطبوعہ ہے جو اقبال کی اپنی کتب، اقبال کے بارے میں اردو، فارسی اور انگریزی زبانوں میں کتب اور رسائل کے خاص نمبروں پر مشتمل اندراج نامہ ہے۔

تجاویز:

- ڈاکٹر جمیل جالبی پر مزید تحقیق کی جائے اور ان کے خطوط کا انتخاب شائع کیا جائے۔
- ڈاکٹر جمیل جالبی کی خطوط نگاری پر ایک تحقیقی مقالہ لکھا جائے اور اسے لائبریری سے شائع کیا جائے۔

- ڈاکٹر جمیل جالبی کے شب و روز پر مشتمل ایک توقیت نامہ حوالوں کے ساتھ مرتب کیا جائے۔
- ڈاکٹر جمیل جالبی کتب خانہ کے اشاریہ، کیٹلاگ اندراج نامے ویب آشنا کیے جائیں۔
- غیر مرتب مواد کو مرتب کیا جائے۔
- غیر مطبوعہ مختصر تحریروں اور خطبات کو یکجا کیا جائے اور ان کی اشاعت کا فیصلہ کیا جائے۔
- لائبریری میں موجود قلمی نسخے جو شائع نہیں ہوئے اور اہم ہیں انہیں شائع کیا جائے۔
- لائبریری میں کتابوں کی تعارفی تقاریب جاری رہیں۔

اندراج نامے

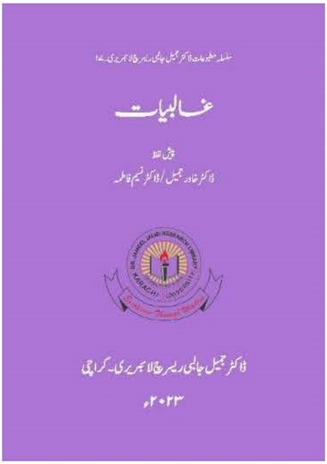
سلسلہ مطبوعات ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری۔ ۱۷
غالبیات
پیش لفظ
ڈاکٹر خاور جمیل / ڈاکٹر نسیم فاطمہ
ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری۔ کراچی
۲۰۲۳ء

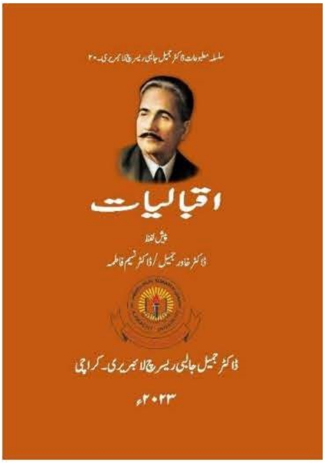
سلسلہ مطبوعات ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری۔ ۲۰
اقبالیات
پیش لفظ
ڈاکٹر خاور جمیل / ڈاکٹر نسیم فاطمہ
ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری۔ کراچی
۲۰۲۳ء

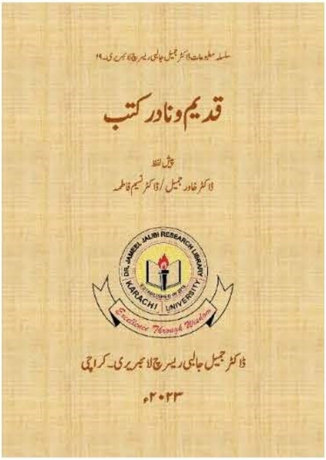
سلسلہ مطبوعات ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری۔ ۱۹
قدیم و نادر کتب
پیش لفظ
ڈاکٹر خاور جمیل / ڈاکٹر نسیم فاطمہ
DR. JAMEEL JALIBI RESEARCH LIBRARY
KARACHI UNIVERSITY
Excellence Through Wisdom
ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری۔ کراچی
۲۰۲۳ء

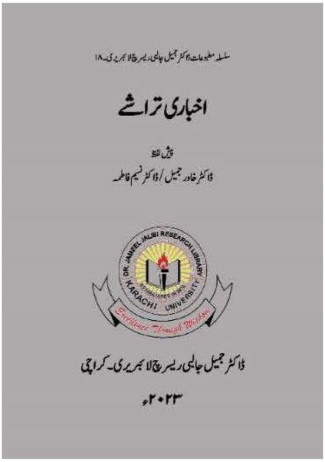
سلسلہ مطبوعات ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری۔ ۱۸
اخباری تراشے
پیش لفظ
ڈاکٹر خاور جمیل / ڈاکٹر نسیم فاطمہ
DR. JAMEEL JALIBI RESEARCH LIBRARY
KARACHI UNIVERSITY
ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری۔ کراچی
۲۰۲۳ء

Dr. Jameel Jalibi Foundation

پتہ: ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری

جامعہ کراچی، ۷۵۲۷۰

021-99261026 - 021-99261027